فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِذَا الفضل ربنا ویدیشا ومن یشاء یاتی بشارتہ نام مقاما محمودا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴۰

خطبہ نمبر ۳

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم پیشوا

ایڈیٹر

اوشن دین تنویر

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲	۴ تبلیغ ۱۳۴۷ ہش ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۸۷ھ ۴ فروری ۱۹۶۸ء	نمبر ۲۴

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن نے دو باتوں کی تعلیم دی ہے ایک ترکِ گناہ اور دوسرے حصولِ قربِ الٰہی

انسان کی خوبی اس میں ہے کہ وہ بدیوں سے بچے اور نیکیاں اختیار کرے

"ترکِ معصیت اور شے ہے اور نیکیوں کا حصول اور قربِ الٰہی دوسری شے ہے۔ عیسائیوں نے بھی اس معاملہ میں بڑا دھوکہ کھایا ہے اور اسی واسطے انہوں نے کفارہ کا غلط مسئلہ ایجاد کیا ہے کہ یسوع کے پھانسی ملنے سے ہمارے گناہ دُور ہو گئے اوّل تو یہ بات ہی غلط ہے کہ ایک شخص کا پھانسی مناسب کے گناہ دُور کر دے۔ دوم اگر گناہ دُور بھی ہو جاویں تو صرف گناہ کا موجود نہ ہونا کوئی خوبی کی بات نہیں۔ بہت کیڑے مکوڑے اور بھیڑ بکریاں دنیا میں موجود ہیں جن کے ذمہ کوئی گناہ نہیں لیکن وہ خدا تعالیٰ کے مقربوں میں سے نہیں شمار ہو سکتے۔ اور ایسا ہی کثرت سے اس قسم کے ابلہ اور سادہ لوگ موجود ہیں۔ جو کوئی گناہ نہیں کرتے، نہ چوری، نہ زنا، نہ جھوٹ، نہ بدکاری، نہ خیانت، لیکن ان کے گناہ نہ کرنے کے سبب وہ مقربانِ الٰہی میں شمار نہیں ہو سکتے۔ انسان کی خوبی اس میں ہے کہ وہ نیکیاں اختیار کرے اور خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے کام کرے۔ اور معرفتِ الٰہی کے مدارج حاصل کرے اور روحانیت میں ترقی کرے اور ان لوگوں میں شامل ہو جاوے جو بڑے بڑے انعام حاصل کرتے ہیں۔ اس کے واسطے قرآن شریف میں دونوں باتوں کی تعلیم دی گئی ہے۔ ایک ترکِ گناہ اور دوم حصولِ قربِ الٰہی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ابرار کی دو صفتیں ہیں۔ ایک یہ کہ وہ کافوری شربت پیتے ہیں جس سے گناہوں کے جوش ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور پھر زنجبیلی شربت پیتے ہیں۔ جس سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مشکل گھاٹیوں کو طے کرتے ہیں۔ وہ آیت کریمہ اس طرح سے ہے۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ کَاْسٍ کَانَ مِزَاجُھَا کَافُوْرًا عَیْنًا یَّشْرَبُ بِھَا عِبَادُ اللّٰہِ یُفَجِّرُوْنَھَا تَفْجِیْرًا۔

پھر فرمایا۔ وَیُسْقَوْنَ فِیْھَا کَاْسًا کَانَ مِزَاجُھَا زَنْجَبِیْلًا۔

(ملفوظات جلد نہم ص ۲۹)

اخبار احمدیہ

۵۔ ربوہ ۳ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

آج صبح حضور چند یوم کے لئے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ اس عرصہ کے لئے حضور نے ربوہ میں حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کو امیر مقامی مقرر فرمایا ہے دریں اثنا حضور کی خدمت میں ڈاک ربوہ کے پتہ پر ہی ارسال کی جائے۔

۵۔ ربوہ ۳ فروری۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی خطبہ جمعہ میں حضور نے اس امر کا ذکر فرما کر کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے شروع میں ہی سورۃ فاتحہ جیسی عظیم الشان دعا سکھائی ہے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کامل، مکمل، اور ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والی شریعت کے آغاز میں ہی ایسی عظیم الشان دعا سکھلا کر یہ باور کرایا ہے کہ انسان کی زندگی اور اس کے ہدایت پر قائم رہنے کا دارومدار دعا پر ہی ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر آن آستانہ الٰہی پر جھکا رہے اور اس سے استعانت طلب کرتا رہے۔ اس کے بعد حضور نے سورہ بقرہ کی مختلف آیات سے واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ میں تین ایسے محاذوں کا ذکر فرمایا ہے۔ جن پر انسان کے لئے شیطان سے جنگ کر کے اور اس پر فتح پا کر صراط مستقیم پر گامزن رہنا ضروری ہے۔ وہ اندرونی تربیت، پیغام حق کی اشاعت اور نفاق سے اجتناب کے محاذ ہیں۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ نے ان تینوں محاذوں پر فتح یاب ہونے کے طریقوں پر روشنی ڈالی

اہلِ بیت حضرت مصلح موعودؓ کا

فضل عمر فاؤنڈیشن میں گراں قدر عطیہ

فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اہلبیت کی طرف سے ایک لاکھ روپیہ کا مشترکہ وعدہ ہے۔ اس میں تیسرا حصہ یعنی ۳۳۳۳۳/۳ روپے گزشتہ سال ادا ہو گیا تھا۔ دوسرے سال کی قسط کے حساب میں مشترکہ ادائیگی مبلغ تیس ہزار روپے کی حال ہی میں ہوئی ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طرف سے پانچ ہزار روپیہ کے وعدہ میں سے ۳۰-۶-۶۷ تک ۲۵۰۰ روپیہ ادا ہو گیا تھا۔ اب مزید ایک ہزار روپیہ آپ نے ادا فرمایا ہے جزاھا اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

جماعت کے دیگر وعدہ کنندگان احباب کی خدمت میں بطور یاددہانی عرض ہے کہ اپنے وعدہ کی زیادہ سے زیادہ رقم جلد تر ادا کرنے کی کوشش فرماویں۔ موٹے اندازہ کے مطابق دوسرے سال کے آخر تک وعدہ کا تین چوتھائی حصہ ادا ہو جانا چاہیئے۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

جلسہ سالانہ کے ایام میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل ہم نے اپنے پر نازل ہوتے دیکھے ہیں

انتظاماتِ جلسہ کے متعلق پانچ ضروری ہدایات جن کی طرف جماعت کو فوراً متوجہ ہونا چاہیئے

غلبۂ اسلام مقدر ہو چکا ہے مگر اس کے لئے ہم پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں انہیں نباہنا ہمارا فرض ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۶ جنوری ۱۹۶۴ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ: مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

جلسہ سالانہ کے بعد

انفلوئنزا کا بڑا سخت حملہ

مجھ پر ہوا تھا۔ بخار بھی تیز تھا اور کھانسی تو اتنی شدت اختیار کر گئی تھی کہ رات ایک ایک ڈیڑھ ڈیڑھ بجے بلکہ بعض دفعہ دو بجے تک کھانستے گزر جاتی اور ایک سیکنڈ بھی نیند نہ سکتا۔ لیکن پھر اپنی غلطی کے نتیجہ میں جو بیماری پیدا ہوئی۔ فَھُوَ یَشْفِیْنِ اس سے شافی خدا نے شفا دی۔ بیماری اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور ہو گئی ہے۔ ضعف اور نقاہت اور کھانسی کا تھوڑا سا بقیہ ہے۔ اللہ فضل کرے گا۔ انشاء اللہ وہ بھی جلد دور ہو جائے گا۔

آج میں باوجود ضعف کے اس لئے جمعہ کے لئے آیا ہوں کہ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل اور اس کی غیر محدود رحمتیں

جو ہم نے جلسہ کے ایام میں اپنے پر نازل ہوتی دیکھیں۔ ان کے نتیجہ میں جماعت پر جو شکر بجا لانے کا فرض عائد ہوتا ہے اس کی طرف اپنے دوستوں کو توجہ دلاؤں۔

بہترین بیان جو جلسہ کی رحمتوں کے متعلق میرے سننے میں آیا وہ یہ ہے کہ فیخ محمد احمد صاحب مظہر جو ہمارے بزرگ دعاگو اور بڑا ہی اخلاص رکھنے والے ہیں ۱۴ جنوری کی صبح کو جبکہ جماعت ہائے ضلع لائل پور کی ملاقاتیں ہو رہی تھیں، میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کہنے لگے میں ۵۰ سال سے جلسہ سن رہا ہوں اور کوئی ناغہ نہیں ہوا۔ ہر سال ہمارا جلسہ ایک منزل اوپر ہوتا ہے۔ اس سال یہ جلسہ دو منزل اوپر ہوا۔ ایک منزل تو انتظامیوں کی وجہ سے ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جس رنگ میں

روٹی پکانے کا نظام ناکام اور ناکارہ

ہو گیا تھا اس کے نتیجہ میں اتنے بڑے اجتماع میں ابتری اور انتشار پیدا ہونا لازمی تھا اگر یہ اجتماع محض خدا کے لئے منعقد نہ ہوتا۔ لیکن اس انتہائی کرائسس (crisis) کے وقت اللہ تعالیٰ نے جس بشاشت اور اخلاص اور ایثار کا مظاہرہ کرنے کی جماعت کو توفیق عطا کی وہ اپنی ہی مثال ہے۔ اور اگر ہم اسلامی تاریخ پر نظر ڈالیں تو پہلی صدی ہجری کو چھوڑ کر ہماری تاریخ میں شاید ہی اس قسم کا کوئی نظارہ ہمیں ملے۔

اتنا بڑا اجتماع تھا

لاکھ کے قریب احمدی اور غیر احمدی جلسہ کو سننے کے لئے اور اپنی غلط فہمیاں دور کرنے کی غرض سے آئے ہوئے تھے (مرد بھی تھے اور عورتیں بھی تھیں۔ بوڑھے بھی تھے اور جوان بھی تھے اور بچے بھی تھے) لیکن ہر طرف اس بظاہر ابتری کے وقت میں بشاشت ہی بشاشت نظر آتی تھی۔ اور مجھ سے تو بہت سے دوستوں نے کہا کہ اگر آپ کہیں تو ہم تین دن روزہ رکھ کر بھی گزارہ کر سکتے ہیں۔ میں نے انہیں کہا کہ نہیں۔ روزہ رکھنے کی بھی اجازت نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کم کھانے کا ہم سے مطالبہ کر رہا ہے۔ اور جو مطالبہ ہے وہی پورا کرنا چاہیئے۔ ایسے حالات کیوں پیدا ہوئے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ خدا نے جماعت کا امتحان لیا۔ اور خدا تعالیٰ کی توفیق سے جماعت اس امتحان میں کامیاب ہوئی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بہت ہی بڑا فضل ہے اور اس فضل کے نتیجہ میں ہمارے دل خدا تعالیٰ کی حمد سے بھرے ہوئے ہیں

اس سلسلہ میں میں

چند ہدایتیں دینا چاہتا ہوں

جن میں سے بعض کا تعلق جماعت سے ہے اور بعض کا منتظمین سے۔ اللہ تعالیٰ جب ایسے حالات پیدا کرتا ہے تو ان سے جتنے زیادہ سے زیادہ سبق حاصل کئے جا سکیں وہ ہمیں کرنے چاہئیں۔

پانچ باتیں ہیں جن کی طرف ہمیں متوجہ ہونا چاہیئے اور پانچ منصوبے ہیں جو ہمیں اگلے جلسے سے پہلے پہلے مکمل کر لینے چاہئیں۔ ایک تو یہ کہ جماعت خاص توجہ کے ساتھ ۳۰۰ احمدی نوجوانوں کو تنور میں روٹی لگانا سکھائے اور اس کے متعلق مجھے اکتوبر یا نومبر میں رپورٹ مل جانی چاہیئے (انشاء اللہ) کہ کام خیر و خوبی کے ساتھ انجام پا گیا ہے اور

ہمارے تین سو نوجوان

اس قابل ہیں کہ تنور میں روٹی لگا سکیں۔ اس سکیم کی تفصیل میں میں اس وقت نہیں جاؤں گا۔ افسر صاحب جلسہ سالانہ کا کام ہے کہ پوری تفصیل کے ساتھ مجھ سے مشورہ کرنے کے بعد اس سکیم کو بنائیں اور جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ اسے کامیاب کریں۔

دوسری چیز یہ ہے کہ اہالیانِ ربوہ کم و بیش دو اڑھائی ہزار مکانوں میں رہتے ہیں۔ ان دو اڑھائی ہزار مکانوں میں سے مجھے

چھ سو ایسے رضا کار مکان چاہئیں

کہ جب ضرورت پیش آئے تو وہ ہمیں ایک سو روٹی توے کی پکا کر دیں۔ توے پر سو روٹی پکانا کوئی بڑا کام نہیں۔ میں نے اس روز (یعنی ۱۰ جنوری کو) اپنے باورچی کو کہا کہ جتنی روٹیاں زائد پکا سکو پکا دو۔ اور میرا اندازہ ہے کہ اس نے کم و بیش ایک سو روٹیاں صبح کے ناشتہ پر زائد پکا دی تھیں اور وہ ہم نے لنگر ۱ میں بھجوا دی تھیں اور سو سے زائد اس نے دوپہر کے کھانے پر پکا دی تھیں جو ہم نے لنگر ۱ میں بھجوائیں۔ میں نے تو دوپہر کے وقت روٹی نہیں کھائی تھی کیونکہ میں اپنا راشن صبح ناشتہ پر پورا کر چکا تھا یعنی ایک چپاتی میں نے کھا لی تھی۔ پس سو روٹی توے پر پکانا کوئی مشکل بات نہیں۔ اگر چھ سو گھر رضا کارانہ خدمت پیش کر دیں تو ضرورت کے وقت ساٹھ ہزار روٹی چند گھنٹوں کے اندر مل سکتی ہے۔

تیسری چیز یہ ہے

کہ فروری کا مہینہ ختم نہ ہو کہ ایک سو لوہ (لوہ ایک بڑے توے کو کہتے ہیں) افسر صاحب جلسہ سالانہ خرید کر مجھے رپورٹ کریں۔ اور اگلے جلسہ پر ایک سو چولہے بھی ضرورت پر کام آنے کے لئے پہلے سے تیار ہوں اور وہاں لکڑیاں بھی موجود ہوں۔ تا ضرورت پڑے تو ان لوہوں سے کام لیا جا سکے۔

اس سال سینکڑوں احمدی بہنوں کی طرف سے مجھے یہ اطلاع ملی کہ آپ لوہ کا انتظام کریں نانبائیوں کی ضرورت نہیں۔ مجھے ذاتی تجربہ تو نہیں ویسے کہتے ہیں اور بتانے والوں نے بتایا ہے کہ ایک لوہ پر اگر تین عورتیں روٹیاں پکا رہی ہوں تو وہ ایک بوری آٹا پکا دیتی ہیں (واللہ اعلم) اگر یہ صحیح ہو تو ہمیں سارے جلسہ کے لئے زیادہ سے زیادہ ایک سو پچاسی لوہ کی ضرورت ہے کیونکہ اس سے زیادہ تنور ہمارے نہیں جلتے۔ لیکن اس سال میں ایک سو لوہ کا انتظام کرانا چاہتا ہوں اور اس کے لئے

چھ سو احمدی بہنیں

وقت سے پہلے اپنی رضا کارانہ خدمات پیش کر دیں اور رجسٹروں میں ان کے نام جماعت کے لحاظ سے درج ہونے چاہئیں تا ضرورت پڑنے پر وہ روٹیاں پکا سکیں۔ سکیم پہلے سے تیار ہو جائے کہ مثلاً چک منگلا سے اتنی عورتیں بوقتِ ضرورت روٹی پکانے کے لئے تیار ہیں اور چولہے ان کے مقرر ہوں۔ یہ نہیں کہ سکیم اس وقت بنائی جائے۔ جب ضرورت پڑے سکیم پہلے سے تیار ہونی چاہیئے۔ اگر خدانخواستہ ہمیں ضرورت پڑے تو ان بہنوں کو پتہ ہو کہ مثلاً چولہا ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸ یا ۱۹ ہمارے لئے ریزرو ہے وہ وہاں جائیں اور روٹی پکانا شروع کر دیں۔ ۳۰۰ ایک وقت میں اور ۳۰۰ دوسرے وقت میں۔ ہمیں ہر چیز کے لئے تیار رہنا چاہیئے خدا تعالیٰ نے ہمیں فراست اور عقل اور ہمت دی ہے اور اس لئے دی ہے کہ دنیا یہ دیکھے کہ یہ ایک ایسی قوم ہے جو آزمائش اور امتحان کے وقت ناکام ہونا جانتی ہی نہیں ناکامی ان کی قسمت میں نہیں ہے۔

105

چوتھی ہدایت میری یہ ہے

کہ ایک چھوٹی سی مشین روٹی پکانے کے لئے اس سال ضرور خرید لی جائے۔ ایسی مشین جس پر ایک وقت میں سات آٹھ ہزار سے لے کر چودہ پندرہ ہزار تک روٹی تیار ہو سکے۔ یہ بڑا چھوٹا یونٹ ہے لیکن ایسی مشین ضرور خرید لینی چاہیئے۔ اس پر جتنا بھی خرچ آئے کیا جائے۔ اس میں کچھ دقتیں ضرور ہوں گی۔ امپورٹ لائسنس لینا پڑے گا لیکن اگر ہم ابھی کام شروع کر دیں تو جلسہ تک انشاء اللہ ایسی مشین خریدی جا سکتی ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے اور تجربہ ہمیں حاصل ہو جائے تو ایک وقت ایسا بھی آ سکتا ہے کہ ہم ایک کی بجائے تین چار پانچ چھ یا سات مشینیں حسبِ ضرورت لگا لیں اور ہمیں نانبائیوں کی احتیاج باقی نہ رہے۔ بہرحال اس سال ایک چھوٹا یونٹ اس قسم کی مشین کا لگ جانا چاہیئے۔

پانچویں بات یہ ہے

کہ نانبائیوں کے ٹھیکہ کا جو موجودہ انتظام ہے اس سے بہتر انتظام کا منصوبہ بنا کر افسر صاحب جلسہ سالانہ ایک ماہ کے اندر اندر میرے سامنے رکھیں اور جس حد تک ممکن ہو سکے اس قسم کی ایمرجنسی کی روک تھام پہلے سے کر دی جائے۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہ بھی ایک فضل تھا جو جلسہ کے ایام میں ہم پر نازل ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا ایک امتحان لیا اور اپنے فضل اور توفیق سے اس امتحان میں ہمیں کامیاب کیا جس کے نتیجہ میں ہمارے دلوں میں پہلے سے زیادہ بشاشت پیدا ہو گئی اور ہمارے ایمانوں کو تقویت حاصل ہوئی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔

اس کے علاوہ

جلسہ کے دنوں میں تقاریر کا ایک سلسلہ ہوتا ہے

تقریروں کے متعلق جماعت بھی دعائیں کرتی ہے اور میں بھی ہر وقت اس فکر میں رہتا ہوں اور دعا کرتا رہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور دوسرے مقررین کو بھی ایسے رنگ میں تقاریر کرنے کی توفیق عطا کرے جو اس کی رضا کو حاصل کرنے والا ہو اور جس کے نتیجہ میں جماعت کے دل تسلی پائیں۔ ایک لاکھ کے قریب احمدی اور دوسرے دوست بڑی قربانی کر کے باہر سے آتے ہیں۔ ان کے دل کو اطمینان اور بشاشت حاصل ہونی چاہیئے اور یہ احساس پیدا ہونا چاہیئے کہ جس غرض کے لئے ہم یہاں آئے ہیں وہ غرض پوری ہوئی اور ہمارے کانوں میں اللہ تعالیٰ کی باتیں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ایسے رنگ میں پڑے کہ ہمارے دل ان سے متاثر ہوئے اور ہماری روح نے ان سے روشنی حاصل کی۔ یہ بھی نہ بھولنا چاہیئے کہ کسی مقرر نے ہمارے جلسہ کو کامیاب نہیں کرنا۔ جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ فلاں شخص کی تقریر بڑی اچھی ہوتی ہے اور اس کے بغیر جماعت کے دل تسلی نہیں پکڑ سکتے وہ بت پرست ہے۔ اور مجھے خدا تعالیٰ نے ایک عزم عنایت کر کے اور بڑی ہمت دے کر بت شکن بنایا ہے۔

ایسے بتوں کو توڑنا میرا فرض ہے

اور خدا کی توفیق سے ایسے بت ٹوٹتے ہی رہیں گے اور خدائے واحد و یگانہ کے

پر ستاروں کا یہ قافلہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ تقریر مقرر نے نہیں کرنی ہمارا ایمان ہے کہ تقریر اللہ تعالےٰ نے کروانی ہے۔ وہ خود ہی مضمون سوجھاتا۔ زبان میں برکت دیتا اور اثر پیدا کرتا اور دلوں کو اثر قبول کرنے کے لئے تیار کرتا ہے۔ کوئی انسان یہ دعوےٰ نہیں کر سکتا کہ اپنی کسی ذاتی خوبی سے اُس نے ایسا کیا۔ جو ایسا سمجھتا ہے وہ میرے نزدیک احمق ہے۔ پس اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے جماعت کے مقررین کو توفیق عطا کی کہ وہ بہترین تقاریر تیار کر سکیں۔ ان کے الفاظ میں تاثیر پیدا کی اور سُننے والوں کے دلوں کو اثر قبول کرنے کی توفیق عطا کی۔ اس سلسلہ میں میرے پاس بیسیوں خطوط اور رپورٹیں آئی ہیں کہ زمینداروں نے بھی اور شہری لوگوں نے بھی خاص طور پر جلسہ کی تقاریر سے اثر قبول کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جہاں تک میری تقریروں کا سوال ہے

میں اس وجہ سے بھی پریشان تھا اور بہت دعائیں کر رہا تھا کہ جلسے سے معاً قبل رمضان تھا اور رمضان کے روزے رکھنے کے نتیجہ میں ضعف اعصاب اور ضعفِ دماغ کی تکلیف مجھے بشروع ہو گئی تھی ڈاک دیکھنا یا ملاقاتیں کرنا یا دوسرے کام جو ہیں وہ تو میں بہرحال کر رہا تھا بلکہ رمضان میں روزے کی وجہ سے بہت سا وقت بچ جاتا ہے جو دوسرے دنوں میں کھانے پینے پر خرچ ہوتا ہے اس لئے آدمی زیادہ وقت تلاوت یا کتب پڑھنے یا دعائیں کرنے یا عبادات بجالانے یا ملاقاتیں کرنے۔ خطوط پڑھنے۔ ان میں سے بہتوں پر دستخط کرنے اور نوٹ لکھنے وغیرہ وغیرہ میں خرچ کر سکتا ہے۔ چنانچہ میں یہ سارے کام رمضان کے دنوں میں بھی کرتا رہا۔ ماہ رمضان میں تو میری عادت یہ ہے کہ میں صبح کام پر بیٹھتا ہوں پھر نماز کے لئے اٹھتا ہوں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد پھر دفتر میں بیٹھ جاتا ہوں اور مغرب کی اذان تک یہی سلسلہ جاری رہتا ہے۔ روزہ کھلنے کا وقت ہوا تو دفتر سے گیا۔ روزہ کھولا۔ پھر تھوڑا سا آرام کیا۔ اس کے بعد پھر کام شروع کر دیا۔

بعض دفعہ میں ۱۲ بجے رات تک کام کرتا رہتا ہوں

لیکن میں نے محسوس کیا کہ میرے اعصاب میں بھی ضعف پیدا ہو گیا ہے اور ضعف دماغ کی بھی مجھے شکایت ہو گئی ہے۔ اور مجھے یہ فکر پیدا ہوئی کہ اس ضعف کی حالت میں میں جلسہ کی ذمہ داریوں کو کیسے نباہوں گا۔ اور میں نے کیا نباہنا تھا۔ عاجزانہ دعاؤں سے اللہ تعالےٰ سے ہی توفیق چاہی اور اپنی رحمتِ بے پایاں سے اس نے توفیق عطا کی۔

ہزارہا وہ دوست بھی جلسہ میں شریک ہوتے ہیں جن کا ابھی ہماری جماعت سے تعلق نہیں۔ اس سال ایسے دوست بھی بہت کثرت سے آئے۔ سرگودہا کے ایک غیر احمدی دوست اپنے ایک احمدی دوست کو ملے اور کہنے لگے کہ سرگودہا کے ہر شخص کو جیسے میں جانتا ہوں میں نے جلسہ پر دیکھا ہے۔ پس بڑی کثرت سے سرگودہا۔ لائل پور اور دوسری جگہوں سے دوست آئے۔ انہوں نے جلسے سے جو اثر لیا اور اسکے متعلق جو اظہار کیا ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ ان کی بہت سی غلط فہمیاں اللہ تعالےٰ نے دُور کر دیں اور بڑے ہی متاثر ہو کر وہ یہاں سے گئے۔ یہ لوگ دنیا میں پھنسے ہوتے ہیں۔ دُعا کرنی چاہیئے کہ دنیا کی دلدل سے اللہ تعالےٰ ان کی نجات کے سامان پیدا کرے اور وہ غلبۂ اسلام کی اس عظیم مہم میں حصہ لینے لگیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں جاری کی ہے۔

جلسہ کی تقریر کے وقت بھی میں سارے مجمع پر نظر رکھتا ہوں۔ مجھے سوائے بشاشت اور سیری کے جذبات کے اور کچھ نظر نہیں آیا محبت کا جو اظہار جماعت کرتی ہے وہ تو بیان نہیں ہو سکتا اور نہ اس کا شکریہ ادا کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزا دے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا ہے کہ

شمارِ فضل اور رحمت نہیں ہے تہی اس سے کوئی ساعت نہیں ہے

اس کا نظارہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

ویسے تو یہ دو مصرعے اوپر نیچے ہیں لیکن ایک دن میری زبان پر اسی ترتیب سے یہ آئے تھے اس لئے میں اسی ترتیب سے بولتا ہوں۔

شمارِ فضل اور رحمت نہیں ہے تہی اس سے کوئی ساعت نہیں ہے

تو ہر ساعت میں اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کی رحمت کو ہم نے یہاں نازل ہوتے دیکھا صرف ربوہ ہی میں نہیں ساری دنیا میں اللہ تعالےٰ کے فرشتے اسلام کے حق میں ایسے سامان پیدا کر رہے تھے کہ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے اور خدا تعالےٰ کی رحمتوں کا انتشار صرف یہیں نہیں بلکہ ساری دنیا میں ہی نزولِ رحمت ہوتا ہمیں نظر آتا ہے۔ میں ایک خط کے بعض اقتباسات آپ کو پڑھ کے سناؤں گا۔ جلسہ کے عین اختتام پر

امام کمال یوسف کی تار

آئی تھی کہ وہاں بعض پادری مخالفانہ مضمون بھی لکھ رہے ہیں۔ اب دو روز ہوئے مجھے ان کا خط ملا۔ اس کے اقتباسات میں اس لئے پڑھ کے سُنانا چاہتا ہوں کہ دوست اس بات کو پہچان لیں کہ اللہ تعالےٰ ہم پر کس قسم کے فضل نازل کر رہا ہے اور یہ کہ ان فضلوں کا تعلق صرف ہمارے دلوں سے یا ہمارے خاندانوں یا ہمارے ماحول یا ہمارے شہروں سے نہیں بلکہ ساری دُنیا سے ان کا تعلق ہے اور اس رنگ میں وہ فضل نازل ہو رہے ہیں کہ ہماری جبینِ نیاز اور بھی اس کے سامنے جُھک جاتی ہے کہ جس چیز کی ہمیں ذرا بھی طاقت نہیں جس کے متعلق ہم وہم بھی نہیں کر سکتے کہ ہم اپنی طاقت سے یہ چیز کر سکتے ہیں اللہ تعالےٰ اپنی قدرت نمائی سے وہ باتیں ظاہر کر رہا ہے۔ یہ انیس جنوری کا لکھا ہوا خط ہے۔ امام کمال یوسف لکھتے ہیں کہ

"جس پادری نے ہمارے خلاف مضامین لکھے اس اخبار میں ایک ایڈیٹوریل۔ سات مختلف مضامین پادری کے خلاف اور ہمارے حق میں چھپے ہیں (اور بہت سے خطوط بھی) ایک خط سات دستخطوں سے چھپا ہے جس میں لکھا ہے کہ اگر پادری کی رائے اسلام کے خلاف اس کی ذاتی نہیں بلکہ اس کے چرچ کی رائے ہے تو ہم سات آدمی چرچ سے علیحدہ ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔"

ایک نے لکھا ہے کہ مسلمانوں کے اخلاق ہم سے زیادہ بلند ہیں اس لئے پادری کا ایسا لکھنا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بڑی گہری ہوئی بات ہے۔

"اور ایک خط کی سُرخی ہے "تعصّب"۔ ایک خط کی سُرخی ہے کہ میں بحیثیت عیسائی ایسے پادری کی وجہ سے سخت نادم ہوں۔"

"ایک نے لکھا ہے کہ پادری کا یہ کہنا کہ اسلام تلوار سے پھیلا اس کی اپنی تاریخ سے ناواقفی کی علامت ہے۔

ایڈیٹوریل کی سرخی ہے "دی ڈوور (وہ علاقہ جہاں ہماری مسجد ہے) میں مذہبی جنگ" آج کا اخبار بھرا ہوا ہے۔ اس علاقہ کے طلباء نے کثرت سے مسجد میں آنا شروع کر دیا ہے۔ آج بھی ایک کلاس جمعہ کے وقت آرہی ہے۔ تقاریر کے لئے بھی کئی جگہ مدعو کیا گیا ہوں۔

خط ختم کرنے کے بعد انہوں نے نوٹ دیا ہے

ابھی ایک اور اخبار کا فون بھی آیا ہے۔ بڑا مشہور اخبار ہے۔ وہ غالباً اس پادری کے خلاف مضمون لکھ رہا ہے۔ شاید رائے عامہ ہموار کر کے اس کو چرچ سے استعفیٰ دینے پہ مجبور کرے کہ تو نے کیوں اس قسم کا مضمون اسلام کے خلاف اور نبی اکرمؐ کے خلاف لکھا۔

اب دیکھو اس طرح ان عیسائیوں کے دلوں میں ان خیالات کا پیدا ہونا اور جرأت کے ساتھ ان کا اظہار کرنا اور اسی اخبار کا جس میں اسلام کے خلاف اس پادری کا مضمون شائع ہوا تھا۔ ان خیالات کو شائع کر دینا اور خود ایڈیٹوریل اس کے خلاف لکھنا یہ ایسی باتیں نہیں جو میں اور آپ کر سکیں

اللہ تعالیٰ نے آسمان سے فرشتوں کو نازل کیا

اور ان دلوں میں ایک تبدیلی پیدا کی اور ایک جرأت پیدا کی اور انہیں توفیق دی کہ جرأت سے ان خیالات کا اظہار کریں اور جرأت سے ان خیالات کو شائع کریں۔

اس سے پہلے (جلسہ سے چند دن پہلے) ہمارے آنریری مبلغ میڈسن صاحب نے ایک خط کے ذریعہ یہ اطلاع دی تھی (ایک خط تو میں نے جلسہ کے دنوں میں سنایا تھا وہ تو اللہ تعالیٰ کا ایک معجزہ ہے۔ ایک اور خط میں انہوں نے لکھا) کہ اب پلیزنٹ چرچ آف ڈنمارک کے اراکین بھی مسجد میں آتے ہیں تو ہمارے ساتھ شریک ہو کر نماز پڑھتے ہیں وہ ابھی مسلمان تو نہیں ہوئے مگر اتنے قریب آگئے ہیں (اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے اور وہ اسلام کو شناخت کر لیں) اس وقت عیسائیت تعصب کے انتہائی مظاہرے کرے گی کیونکہ وہ اسلام کے بڑھتے ہوئے غلبہ سے خائف ہو گئی ہے لیکن تعصب کے ان مظاہروں میں فتح اسی کو ہوگی جس کی فتح کی بشارت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے دی۔ اسلام کا غلبہ مقدر ہو چکا ہے اس غلبہ کے ظہور کے لئے ہم پر بھی اللہ تعالیٰ نے بہت سی ذمہ داریاں عائد کی ہیں ان ذمہ داریوں کو نباہنا ہمارا کام ہے۔ سب سے پہلی اور سب سے اہم ذمہ داری تو یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی حمد سے ہر وقت اپنی زندگی کو معمور رکھیں اور اس کے شکر گزار بندے بن کر اپنی زندگیوں کے لمحات کو گزاریں اور دوسری بنیادی اور اصولی ذمہ داری یہ ہے کہ ہر وہ قربانی جس کا وقت اور زمانہ ہم سے مطالبہ کرے ہم بشاشت کے ساتھ اپنے رب کے حضور پیش کر دیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی اس کی توفیق دے۔

(آمین)

جماعت احمدیہ مسلمانوں میں ایک ایسی باعمل اور تبلیغی جماعت ہے

جس نے

پاکیزگی کا بلند معیار قائم کیا ہے

حضرت مسیح موعودؑ اور تحریک احمدیت کا ذکر جامعہ ملیہ دہلی کی ایک کتاب میں

جامعہ ملیہ نیو دہلی کی طرف سے جولائی ۱۹۶۶ء میں ایک مبسوط کتاب "ہندوستانی مسلمان" (THE INDIAN MUSLIMS) کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ کتاب کے مصنف مسٹر مجیب ہیں جنہوں نے اپنی کتاب کے صفحہ ۵۴۳ - ۵۴۴ پر تحریک احمدیت کا ذکر مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے۔ (خاکسار مدیر شاہد)

۱۵۶

اس تحریک کے بانی مرزا غلام احمد (علیہ السلام) (۱۹۰۸ - ۱۸۳۹ء) ایک مشہور عالم تھے جنہوں نے اچانک نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ آپ ایک متوسط طبقہ کے رئیس خاندان کے فرد تھے۔ جو خاندانی تنازعات اور مقدمات میں مبتلا تھا لیکن آپ خود مطالعہ اور تنہائی پسند طبیعت کے مالک تھے۔ اور بظاہر اپنے خاندان کے افراد سے الگ تھلگ رہنے کی وجہ سے مر دلعزیز نہ تھے۔ ۱۸۷۶ء میں اپنے والد کی وفات کے بعد آپ نے آریہ سماج اور عیسائیوں کو للکارنا شروع کر دیا۔ یہ دونوں فرقے اپنے مذہبی عقائد کو پھیلانے میں جوش و خروش سے مصروف عمل تھے ۱۸۸۹ء میں آپ نے مسیح موعود اور مہدی معہود کا دعویٰ کر دیا۔ جس کی آمد کی الہامی کتب میں پیشگوئیاں موجود ہیں اس دعوے کی وجہ سے انہیں بہر حال بے حساب تلخ مخالفت اور لعن طعن برداشت کرنا پڑی لیکن وہ ایک جماعت قائم کرنے میں کامیاب و کامران رہے ——— ایک ایسی جماعت جس نے اپنا وحدت اور کثرت کو برقرار اور دائم رکھا۔ یہ جماعت مسلمانوں کے اندر ایک باعمل اور مستعد تبلیغی جماعت ہے۔

"ہم یہاں مرزا غلام احمد (علیہ السلام) کی ان پیشگوئیوں اور الہامات کے پورا ہونے کی چھان پھٹک نہیں کر سکتے جو آپ نے اپنی ذات اور زندگی کے بارے میں کیں۔ تاہم ایسی نشانیاں جن سے آپ کی شناخت ہوتی تھی آپ میں موجود تھیں۔ مثلاً یہ کہ آپ کو مرگی بیماریاں۔ ذیابیطس تھیں۔ آپ کے بال سیدھے اور رنگ گندم گوں تھا۔ اور آپ بولتے وقت خفیف لکنت کرتے تھے۔ آپ کو مسیح موعود تسلیم کرنے کے لئے کافی تھا۔

ایک غیر جانبدار کی نظر میں جو بات آپ کے اثر و رسوخ کے پھیلنے کی وجہ جواز بن سکتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے آریہ سماج اور عیسائیت کے ان اعتراضات کا ڈٹ کر اور بھرپور مقابلہ کیا جو یہ دو فرقے اسلام اور رسول پاک صلعم پر کرتے تھے نیز آپ نے تجدید دین کا وہ صحیح راستہ اور سیدھی پگڈنڈی بنائی جس پر چل کر دنیا کے موجودہ حالات اور سائنسی و صنعتی ترقی کا ساتھ دیا جا سکتا ہے آپ کی اس بات کا تصادم اور اثر اور بھی واضح ہو جاتا ہے۔ جب ہم موجودہ زمانہ کے سائنسی انکشافات اور ایجادات کے بارے میں علماء زمانہ کے مخالفانہ بلکہ احمقانہ ردعمل کو دیکھتے ہیں اور اس کے مقابل میں آپ کے ان تمام ایجادات و انکشافات کو دین اسلام کی تجدید کی نشانی قرار دیتے ہیں۔ اسی بات کو قبول کر لینا جماعت کی وحدت و تنظیم کا باعث بنا۔ جماعت نے افراد کی اور افراد نے جماعت کی امداد و معاونت کی جس کی وجہ سے جماعت نے پاکیزگی کا بلند معیار قائم کیا، اور دیگر امور سر انجام دیئے ہیں مستعدی اور جوش عمل کا نمونہ دکھایا۔"

(ترجمہ)

خریداران الفضل کی توجہ

خریداران الفضل کی نئی چٹھیاں عنقریب چھپوائی جا رہی ہیں۔ اگر کسی خریدار کو اپنا پتہ تبدیل یا درست کروانا ہو وہ خریداری نمبر کے حوالہ سے اپنا پتہ صاف صاف تحریر فرما دیں۔ (مینیجر الفضل)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جسمانی

قرآن کریم سے ثابت نہیں ہے۔

مولانا مفتی محمد یوسف صاحب جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک پشاور کا اعتراف

حال ہی میں جماعت اسلامی کے ایک ادارہ اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ لاہور نے مولانا محمد یوسف صاحب آف اکوڑہ خٹک پشاور کی ایک تصنیف "اعتراضات کا علمی جائزہ" کے نام سے شائع کی ہے۔ چند دیگر علمی مباحث کے علاوہ مولانا موصوف نے یہ تحقیق بھی کی ہے کہ حضرت عیسیٰ کے رفع جسمانی الی السماء کی بنیاد دوسرے دلائل اور قرائن پر تو رکھی جاسکتی ہے لیکن قرآن سے یہ بات ہرگز ثابت نہیں ہے کہ حضرت مسیح زندہ آسمان پر چلے گئے۔ گویا انہوں نے اس حقیقت کا اقرار کیا ہے جس کی طرف بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے پون صدی پہلے علماء کو توجہ دلائی تھی۔ کہ مسیح کا رفع جسمانی قرآن سے ہرگز ثابت نہیں۔ مولانا موصوف کے اصل الفاظ ملاحظہ ہوں:

"رہا یہ کہ رفع جسمانی قرآن کریم کی کسی آیت سے مصرح بھی ہے اور قرآن ہی نے یہ تصریح کی ہے کہ "حضرت مسیح علیہ السلام جسم و روح سمیت آسمانوں پر زندہ اٹھائے گئے ہیں" تو اس پر نہ امت کا اجماع ہوا ہے اور نہ اس طرح کی کوئی تصریح قرآن کریم میں کہیں پائی جاتی ہے۔ اور نہ آج تک اس کا کوئی قائل معلوم ہوا ہے اجماع اور تواتر تو درکنار رہا اس طرح کی کوئی تصریح اگر قرآن میں کہیں آئی ہوتی تو لازمی طور پر قرآن میں کوئی آیت بھی ایسی ملتی جس کے الفاظ یہ ہوتے کہ

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ رَفَعَ عِیْسٰی حَیًّا بِجَسَدِہٖ الْعُنْصُرِیِّ اِلَی السَّمَآءِ

اور اس طرح کے الفاظ کی کوئی آیت قرآن کریم میں موجود نہیں ہے نہ آج تک کوئی علم ایسا معلوم ہوا ہے۔ جس نے یہ کہنے کی جرأت کی ہو کہ قرآن کریم میں لفظ جسم و روح کی تصریح کی گئی ہے۔" کیونکہ اس طرح جرأت کرنے کے معنے صاف یہی ہیں کہ قرآن میں کوئی آیت ایسی بھی ہے جو آج تک پوری امت کو نظر نہیں آئی ہے۔

(اعتراضات کا علمی جائزہ ص۱۸۳)

آگے چلکر مولانا موصوف پھر لکھتے ہیں:

"اور یہ ایک ایسی بات ہے جس سے کوئی ایسا شخص انکار نہیں کرسکتا جس کو خدا نے چشم بصیرت عطا کی ہو۔ گو چشم بصیرت سے محروم ہو کیونکہ اس طرح کی تصریح فی القرآن کا دعوے کرنا صاف طور پر یہ معنی رکھتا ہے کہ قرآن کریم میں ایک آیت یہ بھی ہے

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ رَفَعَ الْمَسِیْحَ حَیًّا اِلَی السَّمَآءِ بِجَسَدِہِ الْعُنْصُرِیِّ

اور ایسی کوئی آیت قرآن کریم میں موجود نہیں ہے۔

میرے خیال میں قرآن کریم کے متعلق یہ دعوے کرنا کہ اس نے رفع جسمانی الی السماء کی تصریح کی ہے ایک طرف قرآن کریم پر ایک ایسا الزام لگانا ہے جس سے قرآن کریم یقینی طور پر بری ہے۔ دوسری طرف یہ ایک ایسی مذموم جسارت بھی ہے۔ جو عہد نبوی سے لے کر آج تک امت کے کسی فرد سے سرزد نہیں ہوئی ہے۔ اور نہ آئندہ کسی شخص سے یہ امید کی جاسکتی ہے کہ وہ ایسی جرأت کرسکے گا کیونکہ پورے قرآن کریم میں کہیں بھی ایسی تفصیل نہیں ملتی۔ کہ وہاں جسم و روح کے الفاظ ذکر کئے گئے ہوں۔ یا حیا اور الی السماء کے الفاظ وہاں پائے جاتے ہوں۔ پھر کس طرح اس تصریح اور تفصیل کی نسبت قرآن کریم کی طرف صحیح تسلیم کی جائے گی۔" ص۱۸۸ و ص۱۸۹)

خاکسار:۔ عزیز الرحمٰن منگلا مربی سلسلہ ضلع سرگودہا

کیا مسیح خدا یا خدا کے بیٹے ہیں؟

عیسائیت کا ایک بنیادی عقیدہ "تثلیث" ہے۔ یعنی باپ۔ بیٹا اور روح القدس ہی اس عالم کون و مکان کے خالق و مالک اور منتظم ہیں۔ تینوں علیحدہ علیحدہ بھی کامل ہیں اور تینوں مل کر بھی ایک کامل وجود بنتے ہیں۔ گویا ایک تین اور تین ایک کے برابر ہیں۔ مسیحیوں کے نزدیک مسیح "سب انبیاء سے افضل ہیں۔ کیونکہ وہ خدا کے بیٹے بلکہ خدا ہیں مسیح کی خدائی ثابت کرنے کے لئے مسیحی متعدد حوالے پیش کرتے ہیں۔ ہم اسی قسم کے حوالہ جات سے مسیح کی الوہیت کا رد کریں گے۔

ا۔ عہدنامہ جدید میں مسیح ناصری کو خدا کا بیٹا قرار دیا گیا ہے لہذا وہ خدا ہیں۔

ج۔ مندرجہ ذیل حوالے اس دعوے کا ابطال کرتے ہیں۔

ا۔ "اسرائیل خدا کا بیٹا ہے (خروج ۴/۲۲)

ب۔ "سلیمان خدا کا بیٹا ہے۔" (تواریخ ۲۲/۹)

ج۔ "قاضی و مفتی خدا کے بیٹے ہیں۔" (زبور ۸۲/۵)

د۔ "تمام یتیم خدا کے بیٹے ہیں۔" (زبور ۶۸/۵)

ر۔ "بدکار خدا کے لڑکے ہیں۔" (یسعیاہ ۳۰/۱)

ان حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ خدا کا بیٹا" ہونے سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ وہ بیٹا خود خدائی کے مقام پر پہنچ گیا تھا بلکہ یہ ایک اصطلاح ہے جو یہود میں بکثرت مستعمل تھی اور عموماً نیک و پاکباز لوگوں کو خدا کا بیٹا کہا جاتا تھا۔

۲۔ مُردوں کا زندہ کرنا۔ مسیحی حضرات کے نزدیک۔ کیونکہ مسیح نے مردے زندہ کئے ہیں لہذا وہ خدا ہی ہوئے

ج۔ یہ صفت محض مسیح کے لئے مخصوص نہیں بلکہ متعدد افراد اس کا مظاہرہ کرتے رہے۔ مسیح سے پہلے بھی اور بعد بھی۔ مثلاً حزقیل نے ہزاروں مردے زندہ کئے (حزقیل ۳۷/۱۰) الیسع کی ہڈیوں نے مُردہ زندہ کیا۔ (۲۔ سلاطین ۱۳/۲۱) (ایلیا نے مردے زندہ کئے (۱۔ سلاطین ۱۷/۲۲) پولوس و پطرس نے مردے زندہ کئے۔ (اعمال)

دراصل تمام انبیاء ہی مردے زندہ کرتے رہے ہیں اور مردے زندہ کرنے سے مراد روحانی مردے ہیں نہ کہ جسمانی مردے۔ خدا تعالیٰ کا یہ اٹل فیصلہ ہے کہ جو شخص وفات پا جاتا ہے۔ اس دنیا میں دوبارہ زندہ نہیں ہوسکتا۔

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں۔ مگر وہ دن آرہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپے ہوگی۔ لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔" (الفضل ۲۸/۳/۷)

(مینیجر الفضل ربوہ)

حضرت سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کا

مختصر تعارف

۱۵۷

(از مکرم مولوی عبد المنان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ملتان)

نام و مسکن

مشہور ولی اللہ حضرت داتا گنج بخش صاحبؒ کا نام ابوالحسن علی بن عثمان الجلالی ہے۔ آپ کا اصل وطن غزنی تھا۔ آپ غزنی شہر کے ایک محلہ ہجویر میں سکونت پذیر تھے اس لئے آپ ہجویری مشہور ہوئے۔ بعض لوگ آپ کو ہجویری الغزنوی بھی کہتے تھے۔ آپ کی عمر جب چالیس سال کی ہوئی تو آپ کے پیرومرشد و استاد حضرت شیخ ابوالفضل بن حسن الختلی نے جب دیکھا کہ آپ نے علوم ظاہری و باطنی کے لحاظ سے بلند مقام حاصل کر لیا ہے تو آپ کو حکم دیا کہ ہندوستان کے علاقہ پنجاب میں جا کر خدمات اسلامیہ بجا لائیں۔

لاہور میں آمد

چنانچہ آپ نے اپنے استاد کے حکم سے ۴۳۱ھ ہجری المقدس میں غزنی سے لاہور کی طرف سفر ہجرت اختیار فرمایا۔ اس زمانہ میں سلطان محمود غزنوی کا بیٹا سلطان مسعود اس علاقہ کا حکمران تھا۔ آپ کے لاہور آنے سے قبل آپ کے پیر بھائی حضرت شاہ حسین زنجانی لاہور میں قیام فرما ہو کر تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے تھے۔ جس وقت آپ نے لاہور میں قدم رکھا تو دیکھا کہ اس وقت وہ رحلت فرما گئے ہیں آپ نے ان کی نماز جنازہ میں شرکت اختیار کی (ان کا مزار لاہور کی کھوئی میراں میں ہے)

فیض رسانی

حضرت سید علی ہجویری رضی اللہ عنہ نے جونہی لاہور میں قدم رکھا آپ کے علم و فضل اور تقدس اور جاذب شخصیت اور روحانی کمالات کی وجہ سے خلقت کا ہجوم امڈ پڑا۔ اور آپ سے کسب فیض کرنے لگے۔ آپ کی تعلیم و تربیت سے ہزاروں صوفیاء شاگردوں نے علوم ظاہری و باطنی حاصل کئے۔ اور آپ کے نور کو دور و نزدیک مقامات پر پھیلانے میں کوشاں ہوئے۔ آپ عموماً صوفیانہ طور و طریق سے ہی توحید کی تبلیغ کرتے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور محبت حاصل کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔ ہندو سکھ اور دیگر مذاہب کے لوگ بھی آپ سے گہری عقیدت رکھتے اور آپ کی کرامات اور دعاؤں سے مستفید ہوتے تھے۔ ایک ہندو سلطان جب آپ کے ہاتھ پر اسلام میں داخل ہوا تو اس کا نام "شیخ الہند" مشہور ہوا۔ آپ کے اخلاق عالیہ۔ سخاوت اور جذب و کشش علم و تقویٰ سے اپنی اپنی استعداد کے مطابق ہر شخص اثر قبول کرتا۔ آپ کی علمی استعداد کے متعلق یہ فقرہ زبان زد خلائق تھا

"جامع بود میاں علوم ظاہر و باطن"

آپ کی علمی لیاقت اور قابلیت آپ کی تصنیفات سے ظاہر و باہر ہے۔

وفات

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا یہ روحانی وجود ولی اللہ اور عظیم صوفی فیض رسانی کرتا ہوا اور اپنے نور کی شعاعیں بکھیرتا ہوا ۴۹۲ھ ہجری المقدس میں وفات پا کر اپنے مولا حقیقی کے حضور پہنچ گیا۔ اس وقت سلطان ابراہیم حکمران تھا۔ اسی بادشاہ نے آپ کا مقبرہ لاہور میں تعمیر کروایا۔ اسی وقت سے مزار مبارک پر ہر وقت ہجوم رہتا ہے۔ ہزاروں صوفیاء و اولیاء زیارت مزار مبارک کے لئے آتے رہے۔

گنج بخش کا لقب

چنانچہ جب حضرت خواجہ معین الدین صاحب چشتی اجمیری آپ کے مزار مبارک پر چلہ کشی کرنے تشریف لائے تو مندرجہ ذیل شعر پڑھا ؎

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا ٭ ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما

اس وقت سے حضرت سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ "داتا گنج بخش" کے عرف سے مشہور ہو گئے۔

حضرت خواجہ فریدالدین صاحبؒ گنج شکر نے بھی آپ کے مزار کی زیارت و فیض کے لحاظ سے حاضر ہوئے۔

شہنشاہ اکبر کے علاوہ دیگر سلاطین ہند بھی آپ کے مزار پر عقیدت کے پھول چڑھاتے رہے۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ ہر سال عرس کے موقع پر ایک ہزار روپیہ نقد بھجواتے رہے۔ مہارانی کورچند (رانی مہاراجہ کھڑک سنگھ ولد مہاراجہ رنجیت سنگھ) نے سمت ۱۸۹۵ میں آپ کے مقبرہ کے پاس دالان تعمیر کروایا۔ حاجی نور محمد نے ۱۲۸۸ھ میں آپ کے مزار پر گنبد تعمیر کروایا۔

مسجد اقصیٰ

۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء میں میاں غلام رسول کھڑ والے نے مقبرہ کے قریب ایک لاکھ روپیہ خرچ کر کے عالیشان مسجد تعمیر کروائی۔ اس سے متعلق مشہور صحافی محمد طفیل صاحب لکھتے ہیں:۔

"اس مسجد کے دروازے پر علامہ اقبال کا یہ قطعہ تاریخ درج ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسجد ۱۳۴۰ھ میں از سر نو تعمیر ہوئی تھی۔ ؎

سال بنائے حرم مومناں ٭ خواہ زجبریل واز ہاتف مجو
چشم بہ "المسجد الاقصیٰ" فگن ٭ "الذی بارکہ" ہم بگو

مادہ تاریخ میں قرآن کریم کے پندرھویں پارہ کی ابتدائی آیت کی طرف اشارہ ہے۔ "المسجد الاقصیٰ" اور "الذی بارکہ" دونوں ٹکڑوں کے عدد ملانے سے سال تاریخ ۱۳۴۰ھ حاصل ہوتا ہے۔" (نقوش لاہور نمبر ص ۱۶۲ ۱۹۴۴ء)

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات

علم تصوف کی چوٹی کی کتابوں میں سے آپ کی تصنیف کشف المحجوب ہے جس کے متعلق حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی فرماتے ہیں کہ:۔

"کتب تصوف میں شیخ علی ہجویری کی کتاب کشف المحجوب کو وہ مرتبہ حاصل ہے اگر کسی طالب صادق کو مرشد کامل نہ مل سکے تو اس کتاب کا مطالعہ کرے۔ اس کی مراد پوری ہو جائے گی۔ میں نے خود اس کو اول سے آخر تک پڑھا ہے۔"

(بحوالہ نقوش لاہور نمبر ص ۱۶۲ و تصوف اسلام از مولانا عبدالماجد دریابادی)

کشف الاسرار۔ منہاج الدین (اس میں اہل صفہ کے مناقب ہیں اور دیگر کتابوں کے مضامین ان کے ناموں سے ظاہر ہیں) کتاب الفناء والبقاء۔ اسرار الخلق والموانات۔ کتاب البیان لاہل العیان بحر القلوب۔ الرعایۃ لحقوق اللہ۔ ملخص از نقوش نمبر لاہور۔

حضرت داتا گنج بخش صاحب وفات مسیحؑ کے قائل تھے

آپ اپنی مشہور تصوف کی کتاب کشف المحجوب میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے معراج کی رات آدمی صفی اللہ اور یوسف صدیق اور موسیٰ کلیم اللہ اور ہارون اور عیسیٰ روح اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ صلواۃ اللہ علیہم اجمعین کو آسمان پر دیکھا۔ ضرور ان کی روحیں ہوں گی۔"

(کشف المحجوب مترجم فصل ششم ص ۲۱۴)

اس حوالہ کی عبارت بالکل واضح ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام (روح اللہ) جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر زندہ اٹھائے گئے ہوتے بلکہ ضرور ان کا خاکی جسم دیکھتے۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا باقی انبیاء علیہم السلام کی طرح حضرت عیسیٰ کا روح ہی دیکھنا ثابت کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع الی اللہ روحانی طور پر ہوا تھا نہ کہ جسمانی طور پر۔ اللہ تعالیٰ حضرت سید علی ہجویری داتا گنج بخش کی روح پر ہزاروں سلام نازل فرمائے۔ اللھم آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام سے متعلق
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکشاف

(از مکرم عباداللہ صاحب گیانی)

کاسر صلیب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآنی دلائل۔ تاریخی شواہد اور اناجیل کے حوالہ جات پیش کرکے یہ انکشاف فرمایا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ زندہ اتارے گئے تھے اور پھر اسرائیل کی گم شدہ بھیڑوں کی تلاش میں ہندوستان تشریف لے آئے تھے۔ یہاں پر ہی ان کی زندگی کا آخری حصہ گذرا اور کشمیر کی سرزمین میں "اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ" کے ارشاد الٰہی کے ماتحت ان کی وفات ہوئی اور سری نگر کے محلہ خانیار کا مقبرہ ان کی آخری آرام گاہ ہے

ایک بھارتی اخبار روزانہ اجیت جالندھر نے حال ہی میں لکھا ہے کہ:۔

"سری نگر میں ایک مقبرہ موجود ہے۔ اور احمدیہ فرقہ کے بانی (حضرت) مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اسے حضرت مسیح کی قبر بیان کرتے ہیں۔ احمدیہ فرقہ کے لوگ کہتے ہیں کہ جس وقت طوفان رک گیا تو حضرت مسیحؑ کو صلیب سے زندہ اتار لیا گیا وہ فوت نہیں ہوئے تھے۔ البتہ بیہوش ہوگئے تھے

(روزنامہ اجیت جالندھر ۲۵ دسمبر ۱۹۶۲ء)

اس سلسلہ میں بعض دوسرے بھارتی اخباروں نے بھی بعض مضامین شائع کئے ہیں۔ ان میں اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہندوستان تشریف لائے تھے اور یہاں پر ہی ان کی طبعی وفات ہوئی تھی اور محلہ خانیار سری نگر میں ان کی آخری آرام گاہ ہے۔ چنانچہ بمبئی کے مشہور اخبار بلٹز نے محلہ خانیار کے مقبرہ کا فوٹو دے کر یہ لکھا ہے کہ:۔

اس امر کے بھی بہت سے مذہبی اور تاریخی ثبوت پیش کئے گئے تھے کہ حضرت عیسےٰ نہ صرف ہندوستان تشریف لائے تھے بلکہ انہوں نے داعی اجل کو بھی یہیں لبیک کہا تھا اور ان کی تدفین کشمیر میں عمل میں آئی تھی۔ کچھ زمینداروں کا یہ بیان تھا کہ حضرت عیسیٰؑ کو صلیب سے بچا لیا گیا تھا۔ انہیں کشمیر میں پناہ دی گئی تھی اور بعد کو کشمیر میں ان کا انتقال ہوا تھا"

(بلٹز ۲۳ دسمبر ۱۹۶۲ء)

اس کے ساتھ بلٹز نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ:۔

"یقین کیا جاتا ہے کہ ان کا مقبرہ سری نگر کے محلہ خانیار خانیں اب بھی موجود ہے اور اسے یہاں "یسو صاحب" "یسو آصف" اور "نبی صاحب" کے مزار جیسے ناموں سے جانا جاتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ کشمیر کے بارہ سولا کا نام بھی عیسےٰ کے بارہ ملاؤں یا شاگردوں کے نام پر ہی رکھا گیا تھا"

کچھ پرانے محطوطات کے مطابق یہ مقبرہ ایک ایسے شہزادہ کا ہے جو غیر ملک سے آیا تھا۔ جس کی پاکیزگی نفس مکمل تھی اور جو راست گو اور بلند نظر تھا۔ خدا تعالےٰ نے اسے اپنا پیغمبر بنا لیا تھا۔

(بلٹز بمبئی ۲۳ دسمبر ۱۹۶۲ء)

مسیحؑ کی ابتدائی زندگی کے بارہ میں بمبئی کے اخبار بلٹز نے یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"نکولس نوٹووچ کی "عیسیٰ کی نامعلوم زندگی" اور ایچ اسپنسر لیوس کی "عیسیٰ کی عجیب و غریب زندگی" سے حوالے دیتے ہوئے یہ کہا گیا تھا کہ ۱۲ سال کی عمر تک جب انہوں نے پہلا خطبہ پڑھا تھا۔ عیسیٰ کی زندگی کا کہیں درج نہیں ہے"

(بلٹز بمبئی ۲۳ دسمبر ۱۹۶۲ء)

اس کے ساتھ ہی بلٹز نے یہ انکشاف بھی کیا ہے کہ:۔

"یروشلم چھوڑنے کے بعد عیسیٰؑ نے سندھ کا رخ کیا تھا۔ اور تقریباً ۱۷ سال تک وہ ہندوستان میں قیام پذیر رہے تھے۔ ہندوستان کے بہت سے مقدس مقامات اور علمی مراکز مثلاً راجستھان۔ بنارس۔ اڑیسہ گڑھ اور جگن ناتھ وغیرہ کا دورہ کرتے ہوئے وہ نیپال تشریف لے گئے تھے اور وہاں سے ایران ہوتے ہوئے یروشلم واپس گئے تھے"

(بلٹز بمبئی ۲۳ دسمبر ۱۹۶۲ء)

گویا کہ اس اخبار کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ صرف واقعہ صلیب کے بعد ہی ہندوستان تشریف لائے تھے بلکہ ان کی ابتدائی زندگی کا حصہ بھی اسی ملک میں گزرا تھا اور ۱۷ سال کے قریب اس ملک کے مختلف مقامات میں بسر کئے تھے اور یہ ایک قدرتی بات ہے کہ انسان مصیبت کے وقت اپنی پناہ کے لئے عموماً کسی ایسی جگہ کا ہی انتخاب کیا کرتا ہے جہاں کہ حالات کا اسے کچھ علم حاصل ہو۔ چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۱۷ سال کا لمبا عرصہ واقعہ صلیب سے قبل ہندوستان میں گذار چکے تھے اور یہاں کے حالات اور لوگوں کے اطوار معلوم کر چکے تھے۔ اسلئے واقعہ صلیب کے بعد بھی انہوں نے اس ملک میں ہی پناہ لی۔ اور سری نگر میں وفات پائی۔ جہاں کہ محلہ "خان یار" یا "یار خان" میں ان کا مقبرہ موجود ہے۔ اور اب جسے ایک دنیا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا مقبرہ تسلیم کر رہی ہے۔ چنانچہ بمبئی کے مشہور اخبار بلٹز نے اس مقبرہ کا فوٹو مندرجہ ذیل نوٹ کے ساتھ شائع کیا ہے کہ:۔

"سری نگر" میں واقع اس قدیم مقبرے کو مقامی باشندے "عیسو صاحب یا "نبی صاحب" کے نام سے پکارتے ہیں کچھ لوگوں کا یقین ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آخری آرام گاہ ہے"

(بلٹز بمبئی ۲۳ دسمبر ۱۹۶۲ء)

الغرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مسیح ناصری علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبعی موت کے بارہ میں اور محلہ یار خان میں واقع مقبرہ سے متعلق جو تحقیق فرمائی ہے اب دوسرے محققین بھی اسے درست تسلیم کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

(ایک غیر احمدی کے قلم سے)

میرے تیس۔ ۳۰ سالہ بزرگ محترم و مکرم فرما جناب ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب (کامسدی) کراچی کے توسط سے میں تین دن کے لئے ربوہ گیا اور حاضر سالانہ جلسہ میں شریک ہوا۔ نظم و ضبط۔ حسن سلوک۔ بھائی چارہ اور اعلیٰ اخلاق کا عملی نظارہ دیکھ کر میں بڑا متاثر ہوا۔ کوئی پچاس ساٹھ ہزار افراد نے عالباً اجلاس میں شرکت کی شہر کا تقریباً سارا انتظام رضا کاروں کے سپرد تھا جو بڑی حسن و خوبی کے ساتھ انجام دیا گیا۔ اہل شہر کے اکثر و بیشتر مکانات مہمان نوازی کا مرکز بنے رہے۔ اور انجمن کے سارے تعلیمی ادارے اور دفاتر وغیرہ مہمانوں کی رہائش سے پُر تھے لنگر خانوں کا ایسا بہترین انتظام تھا کہ ہر شخص کو وقت پر کھانا دستیاب ہو جاتا۔ خواتین کے جلسہ کا بالکل علیحدہ انتظام تھا۔ جس میں ہزاروں خواتین نے شرکت کی مردوں کے اجلاس میں کوئی عورت دکھائی نہیں دی اور نہ عورتوں کے اجلاس میں کسی مرد کا عمل دخل تھا یہ بڑی خوبی کی بات ہے کہ میں نے کسی عورت کو بے پردہ نہیں دیکھا اور نہ کسی مرد کو دوسرے عام سکریٹ یا حقہ نوشی کرتے پایا۔ ہر شخص اس قدر گرم جوشی اور محبت سے ملتا کہ جس کا بیان نہیں۔ معلوم ہوتا تھا کہ میں مساوات اور خلوص و محبت کی عملی تصویر دیکھ رہا ہوں۔ جلسہ گاہ اور بازاروں میں انجمن کے لٹریچر کی دوکانیں بکثرت تھیں۔ اور لوگ ہجوم در ہجوم بڑے شوق و ذوق سے یہ لٹریچر خریدتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ انجمن احمدیہ ربوہ مغربی اور افریقی ممالک میں بڑی کامیابی کے ساتھ اسلام کی تبلیغ کر رہی ہے۔

محمد اشرف خان (غیر احمدی)
ڈویژنل اکونٹنٹ ٹیلیفون (ریاست کپورتھلہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

معاصرین کی آراء

108

نظم و ضبط کی ایک شہادت

میں جب لاہور سے ۴۰-۴۵ میل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد ایک دوست کی کار میں بارڈر پر پہنچا تو جھٹ پٹے کا وقت ہو چکا تھا ابھی پاسپورٹ کے اندراجات اور کسٹم والوں کی تلاشی کی مہم باقی تھی۔ ہم مجموعی طور پر پچاس آدمی تھے جنہیں حکومت بھارت نے حضرت امیر خسرو کے عرس میں شرکت کے لئے ویزا جاری کیا تھا۔ جس انداز سے ہمارے قافلہ کا ہر ایک شخص (میرے سمیت) پہلے اپنے پاسپورٹ کے کوائف کے اندراج کے لئے تلا بیٹھا تھا۔ اس سے مجھے یہ خطرہ محسوس ہونے لگا تھا کہ شاید ہم معینہ وقت سے پہلے اپنی طرف سے "رہائی" حاصل نہ کر سکیں اور اس طرح اس اثناء میں بارڈر ہی بند ہو جائے۔ لیکن جب منتظمہ کے لوگوں نے زائرین کو یہ کہہ کر شرم دلائی کہ ان سے پہلے قادیان کے لوگ بڑی تعداد میں واپس بھارت گئے ہیں جنہوں نے نہایت نظم و ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے منتظمہ کو انہیں منٹوں میں فارغ کر دینے کا موقع دیا تو ہمارے قافلہ کے اراکین نے دھکم پیل بند کر دی (م ش کی ڈائری از نوائے وقت ۲۹ جنوری)

یہ علماء

مولانا خلیل احمد قادری نے سرگودھا سیالکوٹ اور گجرات کے علماء کی ضلعی مجلس کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا

(۱) علماء کتاب و سنت کی روشنی میں زمانہ کے تقاضوں کو پورا کرنے کی کوشش کریں تاکہ عوام مذہب و دین سے زیادہ قریب ہو سکیں۔

ادب کے ساتھ سوال ہے جن علماء سے مولانا قادری نے خطاب کیا ان میں سے کتنے زمانہ حاضر کے تقاضوں کو سمجھتے اور جانتے ہیں؟ تحریری پرچہ مرتب کیجئے۔ انشاء اللہ سب فیل ہو جائیں گے جو لوگ ایک دوسرے کی بوٹیاں نوچنے کے سوا کچھ نہیں جانتے ان سے یہ کہنا کہ وہ عوام کو مذہب سے وابستہ رکھیں خود فریبی ہے۔

قادری صاحب نے مزید فرمایا

علماء اپنے خطبات میں تبدیلی پیدا کریں اخلاق معاملات اور عبادات پر تقریر فرمائیں۔

خدا کرے یہی ہو لیکن جنہیں تعلیم ہی اختلافی دی گئی ہو وہ رٹے ہوئے خطبات کے سوا کیا بیان فرما سکتے ہیں۔ ان لوگوں کو فرقہ وارانہ آلودگیوں سے فرصت ہو تو اخلاق معاملات اور عبادات پر تقریر کریں۔

اسلام زمانہ کے جدید مسائل کا بہترین حل کرتا ہے علماء کا فرض ہے کہ متحد ہو کر ان مسئلوں پر غور کریں اور اسلامی نقطۂ نگاہ کو بالاتفاق قوم کے سامنے لائیں یہ ارشاد ہمارے نزدیک تضاد کا شکار ہے ایک طرف یہ دعویٰ کہ اسلام جدید مسائل کا بہترین حل پیش کرتا ہے دوسری طرف علماء سے اپیل کہ غور کریں۔ تیسری بات کہ اسلامی نگاہ کو بالاتفاق قوم کے سامنے لائیں ——— مجموعہ اضداد نہیں تو اور کیا ہے؟ جو حل ابھی بالاتفاق پیش نہیں کیا گیا اُس پر اتفاق کہاں ہے؟ اور اُس کو حل کیسے کہا جا سکتا ہے اور جو چیز طے شدہ ہے اُس پر غور کی دعوت کیا معنی رکھتی ہے حقیقت یہ ہے کہ مسجدوں کے مولوی ان مسائل کی الف بے بھی نہیں جانتے ہیں؟

(چٹان ۲۹ جنوری ۶۸ء)

مدنی مسجد

پچھلے دنوں اخبار "لاہور" میں پڑھا تھا کہ ربوہ میں جو مسجد جامع اقصیٰ کے نام پر زیر تعمیر ہے۔ اُس کا نام معترضین کو ناگوار ہے اسی قسم کے نام یا انبیاء کے نام پر افراد کے نام دُنیا کے ہر کونہ میں بطور تقدس اور برکت کے لوگ رکھتے چلے آئے ہیں اور رکھتے چلے آئے ہیں۔ مگر دل ٹیڑھا ہو تو ہر اچھی بات اور نیک ادا بھی بُری لگتی ہے۔ آبادی مانسہرہ ضلع ہزارہ (جو تحصیل مانسہرہ کا ہیڈ کوارٹر ہے) سے قریباً چھ فرلانگ کے فاصلہ پر لب سڑک شنکیاری روڈ پر ایک مسجد دو سال سے تعمیر ہوئی ہے۔ جو جانب شمال جاتے ہوئے سڑک سے جانب غرب بنی ہوئی ہے۔ اس کا نام "مدنی مسجد" رکھا گیا ہے اور تبلیغی جماعت کے لوگ جمعہ کو اس میں آکر رات گذارتے ہیں اس لئے معترض صاحب کے علم میں اس کا ذکر بھی ہو جانا چاہیئے شاید ان کا اعتراض رفع ہو سکے یا وہ سمجھ سکیں یا تبلیغی جماعت کو بھی مدنی نام رکھنے سے باز رکھ سکیں۔

(محمد عرفان اپیل نویس۔ مانسہرہ)

(لاہور ۲۹ جنوری ۶۸ء)

تین رسوائیاں

انگریزی کے معروف اہل قلم سی نراد چوہدری جو علاوہ ایک زبردست قلم کے بیرونی ملکوں کی سیاحی کا بھی تجربہ خوب رکھتے ہیں۔ ان کے اندازے میں ہندوستان کی شبیہہ بیرونی دُنیا میں" (اسٹیٹسمین ۱۹ نومبر ۶۸ء)

"اس ۲۰ برس کے اندر تین صدمے ہندوستان کی شہرت کو ایسے پہنچے جنہوں نے اس کا وقار ہی باہر کے ملکوں میں مجروح کر کے رکھ دیا ان میں سے پہلا واقعہ تو ہماری تسخیر گوآ ہے۔ ہندوستان کی بچی کھچی شہرت امن پسندی و صلح دوستی کی اور اس کی اخلاقی وقعت خاک میں ملا دی۔ ہندوستان کو قبضہ کر لینے کا حق تو بے شک تھا لیکن کیا یہ سیاسی حیثیت سے بھی مناسب و قرین مصلحت تھا؟

دوسرا حادثہ ۱۹۶۲ء میں چینی جارحیت کا ہے۔ ہندوستان کی جنگی قوت و قابلیت کا رعب اس نے بالکل ختم کر ڈالا۔ اس کے قبل سب کو یقین تھا کہ ہندوستان چین کے مقابلہ میں کچھ تو ٹکے گا۔ افریشیائی بلاک نے اس کے بعد ہندوستان سے قطع نظر کر لی۔

ہندوستان کی بدراہی کی تیسری منزل ۱۹۶۵ء کی ہندو پاک جنگ ہے توقع یہ تھی کہ تین ہفتہ کا موقع جو ملا اتنی مدت میں ہندوستان، پاکستان کی جنگی طاقت کو تہس نہس کر دے گا جیسا کہ اسرائیل نے کل تین دن میں کر کے دکھا دیا۔ اس نے دنیا کو یہ دکھا دیا کہ ہندوستان میں جارحیت بغیر نفع جارحیت کے ہے۔

نراد چوہدری ملک کے ان دانشوروں میں ہیں جو ملک کے بڑے انگریزی روزناموں کے ایڈیٹروں کی طرح ملک کی اصلی دوستی اور خیر خواہی اس کی سو فی صدی مداحی اور خوشامد میں نہیں بلکہ مناسب نکتہ چینی میں بھی سمجھتے ہیں اور ان کی کتابیں اور کلکتہ کے ہفتہ وار NOW میں ان کے مضمون و مقالے بڑے غور و توجہ سے پڑھے جاتے ہیں۔

جھوٹ کا طومار

لوک سبھا میں وزیر قانون مسٹر گونداخن کا بیان ایک سوال کے جواب میں:-

مسلم آبادی میں عورتوں کی تعداد مردوں سے زائد نہیں کچھ کم ہی ہے۔ یعنی فی ہزار مردوں کے مقابلہ میں عورتوں کا تناسب ۹۳۰ کا ہے!

اب کوئی صاحب فہم و دانش ذرا بتائیں کہ مسلمان مرد اگر تعداد ازدواج کے شوق کو پورا کرنا چاہیں بھی تو آخر یہ ممکن کیونکر ہے؟ اور اس تناسب آبادی کے بعد اس کی عملی صورت ہو کیا سکتی ہے؟

ایک طرف یہ ٹھوس اعداد رکھئے اور دوسری طرف آرسماجیوں جن سنگھیوں اور وقت کے مدھوکوں اور گولوالکروں کے وہ بیان پر بیان پڑھئے جو ہر طرف سے اُبلے پڑتے ہیں۔ اور جن سے صاف یہ نکلتا ہے کہ تعدد ازدواج کا رواج مسلمانوں میں خواص سے عوام تک اور اوپر سے نیچے تک پھیلا ہوا ہے۔ خود ہر مسلمان مرد اگر چار چار پر نہیں تو تین تین یا دو دو بیبیوں کو رکھے ہوئے ہے

رنگین جھوٹ اس کو کہیں یا سفید جھوٹ؟

(صدق جدید لکھنؤ ۵ جنوری ۶۸ء)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے

سابقون تحریک جدید

جن بزرگوں اور احباب نے اپنا وعدہ تحریک جدید ۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ تقریب سے پہلے سو فیصدی ادا فرمایا ہے ان کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا درخواست ہے (وکیل المال اوّل)

		روپے
۱۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا	.. —	۵۵۰
۲۔ صاحبزادی امتہ الشکور بیگم صاحبہ	.. —	۱۵
۳۔ مکرم پیر معین الدین صاحب منجانب خود	.. —	۲۷۸
۴۔ " " منجانب والدین مرحومین	.. —	۲۶
۵۔ " " " پیر محی الدین برادر مرحوم	.. —	۱۵
۶۔ " " " صاحبزادی امتہ الصبور صاحبہ	.. —	۱۴
۷۔ " " " " امتہ الشکور صاحبہ	.. —	۲۱۴
۸۔ " " " " امتہ النور صاحبہ	.. —	۱۱۴
۹۔ " " " " امتہ الغفور صاحبہ	.. —	۱۴
۱۰۔ " " " صاحبزادہ پیر محی الدین صاحب طاہر	.. —	۱۷
۱۱۔ محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادی امتہ النصیر بیگم صاحبہ)	.. —	۸۸
۱۲۔ مکرمہ طیبہ صدیقہ صاحبہ	.. —	۷۰
۱۳۔ " بیگم صاحبہ مکرم لطف المنان صاحب ربوہ	۵۰ —	۵۱
۱۴۔ مکرم خواجہ عبید اللہ صاحب ربوہ	.. —	۲۰۳
۱۵۔ " صوفی رمضان علی صاحب مع بیگم صاحبہ "	.. —	۵۲
۱۶۔ " چوہدری شجاعت علی صاحب مع لواحقین "	۵۷ —	۳۷
۱۷۔ حضرت شیخ محمد الدین صاحب سابق مختار عام	.. —	۳۲
۱۸۔ مکرم چوہدری غلام قادر صاحب سابق کارکن تبشیر	.. —	۲۰
۱۹۔ " قادر بخش صاحب مع لواحقین فضل عمر ہسپتال ربوہ۔	—	۳۵
۲۰۔ " عبد القیوم خان صاحب " " " ۲۵۰	—	۱۱
۲۱۔ " خوشی محمد صاحب " " " ..	—	۱۰
۲۲۔ مکرمہ اصغری بیگم صاحبہ ربوہ	.. —	۳۴
۲۳۔ مکرمہ امتہ الوہاب صاحبہ بیگم عبد اللطیف خان صاحب بشمول سیدہ کلثوم بانو۔ محمد یحییٰ خانصاحب مرحوم زیگان خود ربوہ..	—	۳۲
۲۴۔ مکرم گل محمد صاحب پنشنر	.. —	۳۰
۲۵۔ " مولوی عبد الغفور صاحب ربوہ	.. —	۵۱
۲۶۔ مکرم لال الدین صاحب صدیقی "	۱۲ —	۱۰
۲۷۔ " چوہدری شیر محمد صاحب در النصر	" —	۱۵۰
۲۸۔ " ماسٹر بشیر احمد صاحب	.. —	۱۴
۲۹۔ " چوہدری نادر علی صاحب انسپکٹر تحریک جدید	.. —	۵۰
۳۰۔ " سردار فیروز الدین صاحب " "	.. —	۱۳

(باقی)

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ چند دن سے بیمار ہے بوجہ کمزوری دل پر بہت اثر ہو جاتا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(محمد رفیق بھٹی رفیق پروڈکشنز کمپنی لائلپور)

تصحیح

الفضل مورخہ ۲ فروری ۶۸ء کے صفحہ پر "ایک دیانتدار اور نیک سیرت احمدی کا ذکر خیر" کے زیر عنوان جو مضمون شائع ہوا ہے وہ ایک معزز غیر از جماعت دوست مکرم عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ لاہور نے لکھا ہے۔ بعض کے نوٹ میں یہ نام غلط شائع ہو گیا ہے احباب تصحیح فرمالیں۔

سہ سالہ انتخابات عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

از یکم مئی ۱۹۶۸ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۱ء

جملہ جماعتہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰/۴/۶۸ کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سالوں (۱/۵/۶۸ تا ۳۰/۴/۷۱) کے لئے عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے انتخابات جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں جن کے لئے ۱۵/۳/۶۸ کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس میعاد کے اندر اندر تمام عہدیداران کے انتخابات ہو کر نظارت علیا میں پہنچ جائیں۔ تاکہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت منظوری دی جا سکے۔ اس ضمن میں جماعتوں کو ایک ضروری امر کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے انتخابات سے متعلق قواعد و ضوابط طبع ہو چکے ہیں اور اکثر جماعتوں نے حاصل بھی کر لئے ہیں۔ جن جن جماعتوں نے ابھی تک ان قواعد و ضوابط کی یہ کتاب حاصل نہیں کی وہ دفتر نظارت علیا سے ایک روپیہ پچیس پیسے قیمت پر حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کتاب میں مندرجہ قواعد انتخابات کی روشنی میں ہی جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے انتخابات کروائے جائیں۔

ضروری وضاحت: بعض جماعتیں یہ لکھ دیتی ہیں کہ ہماری جماعت کے سابقہ عہدیداران ہی رہنے دیئے جائیں۔ یہ طریق درست نہیں۔ تمام عہدیداران کے ازسرنو انتخابات ہونے چاہئیں جن عہدوں پر ۳۰/۴/۶۸ کے بعد اب منظوریاں دی جا رہی ہیں ان عہدوں پر آئندہ میعاد میں تقرر کے لئے بھی نیا انتخاب ہونا ضروری ہے۔

انتخابات کی رپورٹیں نظارت علیا میں براہ راست آنی چاہئیں۔ بعض جماعتیں یہ رپورٹیں دوسری نظارتوں یا پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیتی ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ اس طرح انتخابات پر کارروائی بروقت نہیں ہو سکتی اور منظوری بھجوانے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔

ایسے احباب جو موصی ہوں اور کسی عہدہ کے لئے منتخب ہوں ان کے نام کے ساتھ لفظ موصی اور ان کا وصیت نمبر ضرور درج کیا جائے تاکہ ان کے بقایا وصیت کے متعلق تحقیق کرنے میں دقت نہ ہو اور ان کی منظوری بھجوانے میں تاخیر نہ ہو۔

جو منتخب شدہ عہدیداران غیر موصی ہوں ان کے متعلق مقامی سیکرٹری مال کی طرف سے یہ تصدیقی رپورٹ انتخابی رپورٹ کے ساتھ ضرور شامل ہونی چاہیئے کہ وہ بقایا دار نہیں ہیں۔

صدر موصیان کے انتخابات کی میعاد بھی ۳۰/۴/۶۸ کو ختم ہو رہی ہے جملہ ایسی جماعتیں جن میں مجالس موصیان قائم ہیں یا قائم ہو سکتی ہیں وہ اس امر کو نوٹ فرمالیں کہ صدر و نائب صدر مجلس موصیان کے انتخابات حسب قواعد کروا کر براہ راست مکرم سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز کی خدمت میں بھجوا دیئے جائیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

حب اٹھرا جسٹرڈ مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوائی تولہ -/۲ روپے مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ
بالمقابل ایوان محمود

بہترین مال

شیخ جنرل سٹور بالمقابل ایوان محمود کمیٹی بازار ربوہ

بارعایت دام

سرمہ نور والوں کا
نورانی کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ
قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ
سرمہ نور رجسٹرڈ
اطباء ڈاکٹر رؤسا امراء اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے
جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے فی تولہ ۲ روپے

طاقت کی دوائی
مایوس اور کمزور نوجوانوں کا زندگی بخش علاج
مکمل کورس ۳۰ روپے

اکسیر اٹھرا
بچے ضائع ہو جاتے ہوں۔ پیدا ہو کر مر جاتے ہوں
اس کا استعمال از حد مفید ہے مکمل کورس ۲۰ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ادویات ملنے کا پتہ شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ۔ ٹرنک بازار۔ سیالکوٹ

نور کاجل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کے لئے مفید ترین سرمہ
بیسیوں جڑی بوٹیوں کا سیاہ رنگ جوہر ناخنہ پانی بہنا بہمنی خارش وغیرہ امراض چشم کا بہترین علاج
قیمت فی شیشی سوا روپیہ

سرمہ خورشید
ایک لاجواب اور عجوبہ روز سرمہ
آنکھوں کی ہتھیلی امراض ککرے۔ موتیا۔ جالا۔ پھولا کے لئے مفید ہے۔
نظر کو طاقت دیتا اور پانی روکتا ہے۔
فی شیشی ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

زد جام عشق
یہ مشہور و معروف نسخہ ہے جس کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے ترتیب دیا ہے اور بہت لاجواب ہے۔ اعصاب اور پٹھوں کو طاقت دیتا ہے، بے نظیر تحفہ۔ مکمل کورس ۶۰ گولیاں۔ بیس ۲۰ روپے،

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

لائل پور
میں اپنی نوعیت واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ پردہ کلاتھ سیٹ بستر فرش دریاں۔ کھیس تولئے۔ جاء نماز، تھوک اور پرچون مل سکتے ہیں۔

وسیم ٹیسٹری ہاؤس
چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائل پور

اسلام کی روز افزوں ترقی آئینہ دار
ماہنامہ
تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں
اور
غیر از جماعت دوستوں
کو بھی پڑھائیں سالانہ چندہ صرف ۲ روپے
(مینجنگ ایڈیٹر)

مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور تحریر کریں۔ (مینیجر)

عمارتی لکڑی!
ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار کیل پڑتل چیل کافی تعداد میں موجود ہے ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمائیں،

سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ فیروز پور روڈ لاہور

ہر قسم کا سامان بجلی تیار کرنیوالی فرم
ایس۔ ایس۔ آئی
مثلاً ۱۵ ایمپیئر پلگ پورسلین ۱۵ ایمپیر شو تھری پن
پلگ دو پن مسالہ و پورسلین ہینڈل شو دو پن

شفیع سنز انڈسٹریز۔ سمال انڈسٹری اسٹیٹ سیالکوٹ

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ
کے متعلق
حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور وہ آئندہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری فور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

قابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں (مینیجر)

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
پرنس
ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کریں (مینیجر)

تریاق اٹھرا
اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۱۵ روپے
نور نظر
اولاد نرینہ کیلئے کورس ۲۵ روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۲۷ جنوری تا ۲ فروری ۱۹۶۸ء

۱۔ گزشتہ ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بالعموم بہتر رہی۔ البتہ ابتدائی دنوں میں انفلوئنزا کے بقیہ اثر کی وجہ سے خفیف سا ضعف رہا۔ بعد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہوگئی ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۲۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مظلہا العالی کی طبیعت بوجہ ضعف ناساز رہی۔ اب گزشتہ دو دن سے طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے حد برکت ڈالے تا آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رہے۔ آمین۔

۳۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے مورخہ ۲۶ جنوری کو مسجد مبارک میں تشریف لاکر نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے جلسہ سالانہ کے بخیر و خوبی اور نہایت درجہ کامیابی سے انعقاد پذیر ہونے اور اس موقع پر خدائی رحمتوں اور برکتوں کے نازل ہونے کے متعلق جو ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا اس کا مکمل متن اسی شمارہ میں درج ہے۔

۴۔ مکرم مولوی نورالحق صاحب انور مبلغ نجی نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ مکرم ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب بخیر و عافیت وہاں پہنچ گئے ہیں۔ آپ ۲۳ جنوری ۱۹۶۸ء کو ربوہ سے عازم نجی ہوئے تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو بیش از پیش خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔

۵۔ مغربی جرمنی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مبلغ اسلام مکرم معہود احمد صاحب جہلمی پاکستان سے بخیر و عافیت فرانکفرٹ پہنچ گئے ہیں۔ آپ ربوہ سے ۲۷ جنوری کو روانہ ہوئے تھے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو خدمت اسلام کی بیش از پیش توفیق عطا فرمائے آمین

۶۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا میں باقاعدہ جماعت قائم ہو چکی ہے۔ ان کا انتخاب کرا دیا گیا ہے اور مکرم سید طاہر احمد صاحب بخاری پریذیڈنٹ مقرر ہوئے ہیں۔ انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ جو دوست کینیڈا تشریف لے جائیں وہ وہاں پہنچ کر ان سے ضرور ملیں تاکہ انہیں جماعتی تنظیم میں شامل رکھا جا سکے۔ اور وہ جماعتی برکات سے مستفیض ہوتے رہیں۔

ان کا پتہ درج ذیل ہے:-

"SYED TAHIR AHMAD BOKHARI
507/265 BALLIOL STREET TORONTO-7 CANADA"

درخواستِ دعا:-

میرے ماموں چوہدری محمد لطیف احمد (دودکشاپ سپر وائزر کوہ نور لائل پور) ابن چوہدری محمد شفیع صاحب اوجلوی (حال) تقریباً

ایک ماہ سے بعارضہ پیچش بیمار ہیں پیچش بگڑ کر خطرناک صورت اختیار کر گئی ہے۔ جس کی وجہ سے جگر پر بھی ورم آگیا ہے ساتھ دل کی تکلیف بھی ہو گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

(آفتاب احمد بھیر حضرت مولوی محمد دین صاحب رضی اللہ عنہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے مجلس ارشاد کے آئندہ اجلاس کے لئے ۱۷ فروری بعد نماز مغرب مقرر فرمایا ہے یہ اجلاس بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں ہوگا۔

اس اجلاس میں محترم مولوی محمد احمد صاحب جلیل محترم مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری اور محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل مقررہ مضامین پر تقاریر فرمائیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ بھی بنفس نفیس رونق افروز ہوں گے اور سامعین کو حضور کے ارشادات سننے کی سعادت بھی حاصل ہوگی۔ انشاء اللہ۔

(ابوالعطاء جالندھری)

امراء اضلاع کی توجہ کے لئے ضروری اعلان

جماعت ہائے احمدیہ کے عہدہ داران کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰/۴/۶۸ کو ختم ہو رہی ہے۔ نئے انتخابات از یکم مئی ۱۹۶۸ تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۱ کروائے جانے کے لئے اخبار الفضل میں اعلان کروا دیا گیا ہے۔ لہذا تمام امراء اضلاع اس امر کی نگرانی کا انتظام فرمائیں کہ ان کے ضلع کی تمام جماعتوں کے انتخابات کی رپورٹیں ۱۵/۳/۶۸ تک نظارت علیا میں پہنچ جائیں نیز یہ بھی نگرانی فرمادیں کہ انتخابات قواعد کے مطابق ہوں

(ناظر اعلیٰ)

تقریب شادی اور دعوت ولیمہ!

مورخہ یکم مئی ۱۹۶۸ء کو عبدالمجید خان صاحب آف دیدوال (والد ماجد مکرم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب پی ایچ ڈی) نے اپنے فرزند کیپٹن ایاز محمود احمد صاحب کی دعوت ولیمہ کا اپنے مکان واقع محلہ دارالنصر ربوہ میں اہتمام کیا ہے جس میں تمام سلسلہ و احباب جماعت اس میں شامل ہوئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی محض حضرت بیگم صاحبہ از راہ شفقت اس میں شمولیت فرمائی اور دعوت کے اختتام پر اجتماعی دعا کرائی۔

مکرم کیپٹن ایاز محمود احمد صاحب کا نکاح محترم کرنل مرزا محمد شفیع صاحب آف کراچی کی صاحبزادی محترمہ امۃ المجید صاحبہ سے بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر چند دن پیشتر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے پڑھا۔ جس کی یہ تقریب شعلق عمل میں آئی تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ ربوہ میں ۵- ۶- ۷ اپریل ۱۹۶۸ء (بروز جمعہ، ہفتہ۔ اتوار) منعقد ہوگی، جماعتیں اپنی تجاویز بطور ایجنڈا حسب قواعد جلد از جلد ۲۹ فروری تک بھجوائیں۔

(ہدایت پرائیویٹ سیکرٹری)